طریقه محفلِ عشق
سلسله عالیه سراجیه حقانیه

1. بیان
2. ذکرِ چشتیہ
3. تلاوتِ قرآنِ پاک
4. حمد
5. نعتیہ کلام
6. منقبت سلسلہ
7. شجرہ شریف
8. عشقیہ کلام تا کہ سامعین کے قلوب میں آتشِ عشق کے شعلے بھڑک اٹھیں اور پرواز میں مدد ملے
9. رَنگ مع شجرہ
10. دعا۔

یاد رہے کہ محفلِ ذکر و نعت میں ہر کلام سے پہلے درود شریف پڑھا جاتا ہے اور کبھی کبھار سلام و قیام بھی کیا جاتا ہے مگر محفلِ عشق میں یہ سب نہیں کیا جاتا۔

صرف مستند بزرگوں کا کلام پڑھا جائے۔ فلمی طرزیں، گروپوں کا گایا ہوا کلام اور غیر مستند کلام کو حرام سمجھا جائے۔ فارسی یا عربی کلام کی صورت میں اس کے ترجمے کو بھی گرہ کی صورت میں شامل کیا جائے تا کہ تمام سامعین کو سمجھ آ سکے۔ ہجر پڑھنے سے اجتناب کیا جائے۔

کلام برائے محفلِ عشق
جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی ۲۰۰۹ء

حمد

نعتیہ کلام

منقبت سلسلہ

کلام: حضرت عبد الحق سرجی حقانی صاحبؒ

خدا دارم خدا دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
فلاحِ دو جہاں دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
زہے نامِ محمد اثر پُر تاثیر ذاتِ او
بریں نازم بریں نازم محمد مصطفٰیؐ دارم
ابو بکرؓ و عمر فاروقؓ، عثمانؓ و علی حیدرؓ
زہے یارانِ او دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
حُسینؓ و حسنؓ، علی زہرہؓ، علی اکبرؓ، علی اصغرؓ
شاہ زین العابدینؓ دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
شاہ باقرؓ، جعفرؓ و موسیٰ رضاؓ، تقیؓ و نقی عسکرؓ
امامِ مہدیؓ دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
خوشا تاثیر ذکرِ حق کہ باطل سرنگوں گردد
چہ ضربِ حیدریؓ دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
غلامم سلسلۂ قادریؒ و چشتیؒ و صابرؒ
فلاحِ دو جہاں دارم محمد مصطفٰیؐ دارم
فیوضِ نقشبندؒ و سہروردؒ و ہم قرن دارم
عقیدت با جمیع اولیائے مصطفٰیؐ دارم
فخرِ دارم بریں نسبت کہ حقِ فیضِ سراج الحقؒ
رموزِ معرفت دارم محمد مصطفٰیؐ دارم

شجرہ شریف (اسمائیہ منظوم)

عشق

کلام: شاہ احمد نیاز رحمۃ اللہ علیہ

عشق میں تیرے کوہِ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو
عیش و نشاطِ زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
پوچھو نہ مجھ خراب سے یارو صلاح کار تم
اپنے تو اب نہیں ہوش بجا جو ہو سو ہو
مجھ سے مریض کو طبیب ہاتھ تو اپنا مت لگا
اِس کو خدا پے چھوڑ دے بہر خدا جو ہو سو ہو
عقل کے مدرسہ سے اُٹھ عشق کے میکدہ میں آ
جامِ فناء و بے خودی اب تو پیا جو ہو سو ہو
لاگ کی آگ لگتے ہی پنبہ نمط یہ جل گیا
رختِ وجود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو
دیدہ و دِل بہم ہیں ایک سوجھ میں اور بوجھ میں
آنکھوں کے سامنے عیاں دِل میں بسا جو ہو سو ہو

ہجر کی جو مصیبتیں عرض کی اُس کے رُو برو — ناز و ادا سے مُسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو
ہستی کے اِس سراب میں رات کی رات بس رہے — صبحِ عدم ہوئی نمود پائوں اُوٹھا جو ہو سو ہو
دنیا کے نیک و بد سے کام ہمکو نیازؔ کچھ نہیں — آپ سے جو گُزر گیا پھر اُسے کیا جو ہو سو ہو

. . .

کلام: بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ، گرہ: سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

گرہ:
درد اندر دا اندر ساڑے، باہر کراں تاں گھائل ہُو
حال اساڈا کیویں او جانن، جو دنیا تے مائل ہُو
بحر سمندر عشقے والا، ہر دم ریہندا حائل ہُو
پہنچ حضور آسان نہیں باہُو، اساں نام تیرے دے سائل ہُو

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے
تم سنو ہماری بیناں
موہے رات دنے نہیں چیناں
ہن پی بن پلک نہ سرئیے
اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے
ایہہ اگن برہوں دی بھاری
کوئی ہمری پیت نواری
بن درشن کیسے ترئیے
اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

گرہ:
ایہہ تَن میرا چشماں ہووے، میں مُرشد ویکھ نہ رجّاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں، ہِک کھولاں ہِک کجّاں ہُو
اتنیاں ڈِٹھیاں صبر نہ آوے، ہور کِتے وَل بَھجّاں ہُو
مرشد دا دیدار ہے باہُو، لکھ کروڑاں حجّاں ہُو

اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

بلھا پئی مصیبت بھاری
کوئی کرو ہماری کاری
ایہہ جیہے دکھ کیسے جرئیے
اب لگن لگی کی کرئیے، نہ جی سکیے، نہ مرئیے

...

کلام: حضرت جگر مرادآبادی صاحب

جلوہ بہ قدرِ ظرفِ نظر دیکھتے رہے
کیا دیکھتے ہم اُن کو، مگر دیکھتے رہے

اپنا ہی عکس پیشِ نظر دیکھتے رہے
آئینہ روبرو تھا، جدھر دیکھتے رہے

کیا قہر تھا کہ پاس ہی دِل کے لگی تھی آگ!
اندھیر ہے کہ دیدۂ تر دیکھتے رہے

لاکھ آفتاب پاس سے ہو کر گزر گئے
بیٹھے ہم انتظارِ سحر دیکھتے رہے

اُن کی حریمِ ناز کہاں اور ہم کہاں
نقش و نگارِ پردۂ در دیکھتے رہے

ایسی بھی کچھ فِراق کی راتیں گزر گئیں
جیسے اُنہی کو پیشِ نظر دیکھتے رہے

ہیں دورِ بے دِلی کی وہ مجبوریاں بھی یاد
آنکھیں تھیں سوگوار مگر دیکھتے رہے

ہر لحظہ شانِ حُسن بدلتی رہی جِگؔر
ہر آن ہم جہانِ دِگر دیکھتے رہے

...

کلام: حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

گفتم کہ روشن از قمر - گفتا کہ رخسارِ منست
گفتم کہ شیریں از شکر - گفتا کہ گفتارِ منست

میں نے کہا کہ چاند سے زیادہ روشن (کون سی چیز ہے)۔ اس نے کہا میرے رخسار ہیں۔
میں نے کہا کہ شکر سے میٹھی (کون سی چیز ہے)۔ اس نے کہا میری گفتار۔

گفتم طریق عاشقاں - گفتا وفاداری بود
گفتم مکُن جو ر وجفا - گفتا کہ ایں کارِ منست

میں نے کہا کہ عاشق لوگوں کا طور طریقہ (کیا ہوتا ہے)۔ اس نے کہا وفاداری ہوتا ہے۔
میں نے کہا کہ ظلم و ستم مت کر۔ اس نے کہا یہی میرا کام ہے۔

گفتم که مرگِ عاشقاں ۔ گفتا که درد ہجر من
گفتم علاجِ زندگی ۔ گفتا که دیدارِ منست

میں نے کہا که عاشق لوگوں کی موت (کس میں ہے)۔ اس نے کہا میرے فراق کے درد میں۔
میں نے کہا که زندگی کا علاج کیا ہے۔ اس نے کہا میرا دیدار ہے۔

گفتم بہاری یا خزاں ۔ گفتا که رشک حسن من
گفتم خجالت کبک را ۔ گفتا که رفتار منست

میں نے کہا بہار کیا ہے، خزا ں کیا ہے۔ اس نے کہا میرے حسن کا رشک ہے۔
میں نے کہا که قمری کے لیے باعث شرمندگی کیا چیز ہے۔ اس نے کہا که میری رفتار۔

گفتم که حوری یا پری ۔ گفتا که من شاہ جہاں
گفتم که خسرو ناتواں ۔ گفتا پرستارِ منست

میں نے کہا که تو حور ہے یا پری۔ اس نے کہا که میں سارے جہان کا بادشاہ ہوں۔
میں نے کہا که کمزور و ناتواں خسرو (کیسا ہے)۔ اس نے کہا وہ میرا پرستار ہے۔

رنگ
کلام: حضرت امیر خسرو رحمة اللہ علیہ

دوہے (رنگ سے پہلے گرہ):

خسرو رین سہاگ کی ، جاگی پی کے سنگ
تَن میرو مَن پیو کو ، دوؤ بھئے اِک رنگ

رینی چڑھی رسول کی ، سو رنگ مولا کے ہاتھ
جن کا چولا رنگ دیا ، سو دھن دھنوا کے ساتھ
اے ماٹی کے دیوڑو ، تم سُنیو ہَمری بات
آج خواجہ کے گھر رنگ ہے ، تم جَگیو ساری رات

کلام (رنگ):

آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری
مورے خواجہ کے گھر رنگ ہے ری
مورے محبوب کے گھر رنگ ہے ری

موہے پیر پایو ، مُعین الدّین اولیاء
مُعین الدّین اولیاء ، قطب الدّین اولیاء
قطب الدّین اولیاء ، فرید الدّین اولیاء
فرید الدّین اولیاء ، علاؤ الدّین اولیاء
علاؤ الدّین اولیاء ، شمس الدّین اولیاء

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجه کے گھر رنگ ہے ری

موہے پیر پایو ، علاؤ الدّین اولیاء
موہے پیر پایو ، علاؤ الدّین اولیاء
علاؤ الدّین اولیاء ، سراج الحق اولیاء

موہے پیر پایو ، سراج الحق اولیاء
سراج الحق اولیاء ، شاہ عبد الحق اولیاء
عبد الحق اولیاء ، ریاض الحق اولیاء

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجه کے گھر رنگ ہے ری

میں تو تورا رنگ بھُل گئی رے ماں
میں تو ایسو رنگ اور نہیں دیکھی رے

دیس بدیس میں ڈھونڈ پھری ہوں
تورا رنگ من بھایو سراج الحق
تورا رنگ من بھایو شاہ عبد الحق
تورا رنگ من بھایو ریاض الحق

سجن ملاوڑا ، مورے گھر آیو
سجن ملاوڑا ، مورے گھر آیو
سراج الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو
عبد الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو
ریاض الحق کا ملاوڑا ، مورے گھر آیو

میں تو جب دیکھوں مورے سنگ ہے ری ماں
مورے خواجه کے گھر رنگ ہے ری
آج رنگ ہے اے ماں رنگ ہے ری